Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

उ० ९८

سیرۃ حضرت علی رض

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور

CC-0. In Public Domain.

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

उ०
१८

سیرۃ حضرت علیؓ

ताज कं. लाहौर

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

CC-0. In Public Domain.

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ابتدائی زندگی

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ تو قریش کا قبیلہ دس خاندانوں میں بٹا ہوا تھا۔ ہر خاندان کے سردار کے ذمے الگ الگ کام تھے۔ کوئی جھگڑے چکاتا اور مقدموں کے فیصلے کرتا تھا۔ کوئی حاجیوں کو پانی پلاتا، کسی کے پاس قریش کا جھنڈا رہتا تھا، قریش سے کسی دوسرے قبیلے کی لڑائی ہو جاتی تھی، تو وہ جھنڈا ہاتھ میں لئے فوج کے آگے ہوتا تھا۔ کوئی ایلچی بن کے دوسرے قبیلوں کے پاس جاتا تھا۔ اور جن گتھیوں کو تلوار سلجھا نہ سکتی تھی۔ انہیں اپنی عقل اور تدبیر سے بڑی آسانی کے ساتھ سلجھا لیتا تھا۔ اِن میں ہاشم کا گھرانا بہت اونچا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سمجھا جاتا تھا۔ عرب میں قریش کی عزت اس وجہ سے تھی۔ کہ مکہ میں پرانے زمانے سے ایک مسجد چلی آتی ہے۔ جسے خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ اس مسجد کے انتظام میں یوں تو قریش کے سارے خاندان شریک تھے۔ لیکن اُس کا اصل انتظام ہاشم کے گھرانے کے ہاتھ میں تھا۔ اسی گھرانے کے لوگ حاجیوں کو پانی پلاتے تھے۔ کعبہ کی دیکھ بھال کا کام بھی وہی کرتے تھے۔

ہاشم کے گھرانے کے سردار رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب تھے۔ جب ایک حبشی سردار ابرہہ جو یمن کا حاکم تھا۔ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج لے کے آیا تو سارے قریش مکہ کے آس پاس کے پہاڑوں میں جا چھپے تھے۔ اور عبدالمطلب کعبہ میں اکیلے رہ گئے تھے۔ خدا کی قدرت دیکھو۔ کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

रसूल खुदा ...

جب یہ فوج کعبہ کی طرف بڑھی تو اُس پر ایسی تباہی آئی کہ ابرہہ اور اُس کے ساتھی ہاتھیوں سمیت ہلاک ہو گئے ۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں کے دِلوں میں عبدالمطلب کی قدر زیادہ ہو گئی ۔ اور قریش کے سارے خاندان پہلے سے زیادہ اُن کی عزت کرنے اور انہیں اپنا سردار ماننے لگے ۔

عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے ۔ جن میں عبداللہ ۔ حمزہ عباس ۔ ابوطالب اور ابولہب بہت مشہور ہیں ۔ عبداللہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد تھے لیکن ابھی رسول اللہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ۔ کہ عبداللہ نے وفات پائی ۔ آپ کی عمر چھ برس کی تھی کہ ماں کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا ۔ اور عبدالمطلب نے آپ کی پرورش اپنے ذمہ لے لی ۔ دو برس بھی نہ گزرنے پائے تھے ۔ کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سہارا بھی جاتا رہا ۔ یعنی عبدالمطلب نے وفات پائی ۔ وہ مرتے دم آپ کو ابوطالب کے سپرد کر گئے تھے ۔ ابوطالب بڑے شفیق چچا تھے ۔ آپ پر جان چھڑکتے اور اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے ۔ پچیس برس کی عمر تک رسول خدا چچا کے ساتھ ہی رہے ۔ پھر اُن کی اجازت سے مکہ کی ایک شریف اور نیک خاتون حضرت خدیجہ سے شادی کر لی ۔ اور الگ رہنے لگے ۔

حضرت علی ابوطالب کے چھوٹے بیٹے اور رسول خدا کے چچیرے بھائی تھے ۔ جب وہ پیدا ہوئے تو رسول اللہ تیسویں برس میں تھے ۔ حضرت علی ماں باپ دونوں کی طرف سے ہاشمی تھے اُن کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد ابوطالب کے چچا کی بیٹی تھیں ۔ ان نیک بی بی نے بڑی محبت اور پیار سے اُن کی پرورش کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی ۔ رسُول خدا بھی اُنہیں ماں کی طرح جانتے ۔ اور اُن کی بڑی عزت کرتے تھے ۔ اُنہوں نے خاصی عُمر پائی ، ہجرت کر کے مدینے گئیں ۔ اور اور وہیں انتقال کیا ۔ کہتے ہیں ۔ کہ جب آنحضرت صلعم اُن کے جنازہ پر گئے ۔ تو سرہانے بیٹھ کے کہنے لگے ۔ اے میری ماں خدا تجھ پر رحم کرے ۔ تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی تو آپ بھوکی رہتی تھی ۔ اور مجھے کھلاتی تھی' تو ننگی رہتی اور مجھے پہناتی تھی ۔

ابو طالب کا کنبہ بہت بڑا تھا ۔ اس لئے بھی تنگی ترشی میں گزر ہوتی تھی ۔ حضرت علی کی عمر پانچ برس کی تھی کہ ملک میں قحط پڑا ۔ اور ابو طالب کی زندگی بڑی مصیبت اور پریشانی میں گزرنے لگی ۔ یہ حالت دیکھ کر رسول خدا نے اپنے دوسرے چچا عباس سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہا کہ اس حالت میں ہم کو ابوطالب کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ حضرت عباس حضرت علی کے بڑے بھائی حضرت جعفر طیار نے پرورش اپنے ذمے لے لی۔ اور رسول اللہ نے حضرت علی کو گود لے لیا۔ اس وقت اُن کی عمر پانچ برس کی تھی، چنانچہ وہ پانچ برس کی عمر سے برابر آپ کے ساتھ رہے۔ اُن کی پرورش میں حضرت خدیجہ کا بھی بڑا حصّہ تھا۔

رسولِ خدا کو جب نبوّت کا رُتبہ مِلا۔ تو حضرت علی کی عمر دس گیارہ برس کی تھی۔ ایک دِن رسول اللہ اور حضرت خدیجہ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ تو پوچھا۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔

آپ نے نماز کا مطلب سمجھایا۔ اور اسلام کی تلقین کی۔ چنانچہ حضرت علی بھی مسلمان ہو گئے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ اُن لوگوں میں سے ہیں۔ جو سب سے پہلے ایمان لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے نبوت کا درجہ عطا کیا۔ تو سب سے پہلے حضرت خدیجہ ایمان لائیں تھیں۔ ان کے بعد تین بزرگوں یعنی حضرت علی۔ حضرت ابوبکر اور حضرت زید بن حارث نے اسلام قبول کیا، یہ تینوں ساتھ ساتھ ایمان لائے تھے، اس لیئے یہ کہنا مشکل ہے کہ اُن میں سے پہلے کس کو یہ عزت نصیب ہوئی +

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مکّی زندگی کے تیرہ برس

حضرت علی اِسلام لانے کے بعد تیرہ برس مکّہ ہی میں رہے۔ اُن کے والد ابوطالب نے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ بڑے نیک شخص تھے۔ اُن دِنوں مکّہ میں شراب خواری کا بڑا زور تھا، گھر گھر شراب کشید ہوتی تھی۔ لوگ کھلے بندوں پیتے تھے، اور اپنی شراب خواری کے قِصّے بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے تھے لیکن ابوطالب نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا ایک دِن اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت علی کو نماز پڑھتے دیکھ لیا۔ پوچھا تم یہ کیا کر رہے ہو۔ آنحضرت صلعم نے نماز کی حقیقت۔ اور اسلام کے موٹے موٹے اصول

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیان کرنے کے بعد کہا۔ چچا آپ بھی اسلام قبول کر لیجئے۔ ابوطالب کہنے لگے مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ تم جس طرح چاہو، خدا کی عبادت کرو۔ میں تمہیں روکوں گا بھی نہیں

ابوطالب خود تو مسلمان نہ ہوئے۔ البتہ انہوں نے مسلمانوں کی حمایت میں خون پسینہ ایک کر دیا۔ کافروں نے جب کبھی مسلمانوں کو ستانا چاہا ابوطالب نے انہیں روک دیا۔ مسلمانوں کی حمایت میں خود انہیں بھی بہت سی مصیبتیں اٹھانی پڑیں۔

شروع شروع میں مسلمان چھپ چھپ کے نمازیں پڑھتے تھے۔ اسلام کی تبلیغ بھی چپکے چپکے ہوتی تھی حج کے دنوں میں جب مکہ میں عرب بھر کے لوگ جمع ہوتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مل کے انہیں اسلام کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بُلاتے تھے ۔ ان موقعوں پر حضرت علیؓ بھی
آپ کے ساتھ ہوتے تھے ۔ حضرت علی کو بتوں
سے سخت نفرت تھی ، جب کبھی موقع ہاتھ آتا
تھا ۔ بتوں کو توڑ پھوڑ ڈالتے تھے ۔ اسلام تین
برس تک تو یوں ہی پھیلتا رہا ۔ چوتھے برس
کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھلم کھلا اسلام کا وعظ کہنا شروع کیا ۔ آپ
نے پہلے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو کھانے کی دعوت
دی ۔ اس دعوت کا انتظام حضرت علی کے سپرد
تھا ۔ اس وقت اُن کی عمر مشکل سے چودہ
برس کی تھی ۔ پھر بھی انہوں نے بہت اچھی
طرح دعوت کا انتظام کیا تھا ۔ اس موقع پر
کوئی چالیس آدمی دعوت میں شریک تھے ۔ لوگ
کھانا کھا چکے ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھڑے ہو کے تقریر شروع کی ۔ اور اسلام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی خوبیاں بیان کر کے کہا - تم میں سے کون میرا ساتھ دیتا ہے ، سب لوگ چپکے بیٹھے - اتنے میں حضرت علی اُٹھے اور کہنے لگے - اگرچہ میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں - میری ٹانگیں پتلی ہیں - اور میری آنکھیں دُکھتی ہیں - لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تم بیٹھ جاؤ - آپ نے پھر لوگوں کو اسلام کی طرف بُلایا - لیکن کسی نے جواب نہ دیا - حضرت علی پھر اُٹھے - اور وہی الفاظ کہے - آنحضرت نے اُنہیں پھر بٹھا دیا - جب تیسری مرتبہ آنحضرت نے اپنے کُنبے کے لوگوں کے سامنے اسلام پیش کیا - اور کسی نے جواب نہ دیا - تو حضرت علی پھر اُٹھے - آنحضرت صلعم نے فرمایا - بیٹھ جا - تو میرا بھائی اور وارث ہے - اب قریش نے مسلمانوں کو طرح طرح کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دُکھ دینے شروع کئے - لیکن اسلام آہستہ آہستہ برابر پھیلتا گیا - انہیں دِنوں حضرت حمزہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی دونوں کے چچا تھے - مسلمان ہو گئے - وہ بڑے بہادر شخص تھے - اور اُن کی بہادری کی دھاک سارے عرب میں بیٹھی ہوئی تھی - اس لئے اُن کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کے دِل مضبوط ہو گئے، ہاشم کے گھرانے میں سے زیادہ لوگ تو مسلمان نہیں ہوئے تھے - پھر بھی یہ لوگ مسلمانوں کی طرفداری کرتے رہتے تھے - اور جہاں تک بن پڑتا تھا - قریش کے ظلم سے اُنہیں بچاتے تھے اس معاملہ میں ابوطالب سب سے آگے تھے، جب قریش کا ظلم بہت بڑھ گیا - تو کچھ مسلمان ہجرت کر کے حبش چلے گئے - حضرت علی کے بھائی حضرت جعفر ہجرت کرنے والوں کے اس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قافلہ کے سردار تھے۔

قریش نے جب دیکھا۔ کہ ابوطالب آنحضرت کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہاشم کے گھرانے کے سب لوگ آپ کی طرفداری کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ جب تک ابوطالب آنحضرت کی مدد سے باز نہیں آتے۔ بنوہاشم سے کوئی واسطہ نہ رکھا جائے۔ اور ان سے میل جول لین دین بالکل بند کر دیا جائے۔ سارے بنی ہاشم نے ایک گھاٹی میں پناہ لی جو ابی طالب کی گھاٹی کہلاتی ہے۔ قریش نے اس بات کا بڑا انتظام کر رکھا تھا، کہ اس گھاٹی میں اناج کا دانہ تک نہ پہنچنے پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی۔ حضرت حمزہ۔ ابوطالب اور ہاشم کے گھرانے کے دوسرے لوگوں نے اس گھاٹی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں بڑی مصیبت سے تین برس گزارے۔ مسلمان جانوں پر کھیل کے کھانے پینے کی چیزیں پہنچاتے تھے۔ اور کبھی کبھی کئی کئی وقت فاقے کرنے پڑتے تھے۔ اور ہاشم خاندان کے بچے درختوں کے پتے کھا کھا کے گزارہ کرتے تھے۔ آخر کچھ لوگوں نے بیچ میں پڑ کے اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ اور بنو ہاشم گھاٹی سے نکل کے اپنے اپنے گھروں میں آ بسے۔ اس واقعہ کو تھوڑے ہی دن گزرے تھے۔ کہ ابو طالب نے وفات پائی۔ در اصل انہوں نے ان تین برسوں میں ایسے ایسے صدمے اٹھائے تھے۔ جنہوں نے انہیں بالکل نڈھال کر دیا تھا۔ ابھی یہ صدمہ تازہ تھا یعنی ابوطالب کے انتقال کو چوتھا دن ہوا تھا کہ حضرت خدیجہ نے بھی دنیا سے رحلت کی۔ یہ دونوں واقعات نبوت کے نویں برس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں پیش آئے ۔ حضرت علی کی عمر اس وقت انیس برس کی تھی ۔

حضرت علی اپنے والد کی وفات کے بعد صرف چار برس مکہ میں رہے ۔ یہ چار برس سارے مسلمانوں نے بڑی مصیبت میں گزارے ۔ ابوطالب کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں رہا تھا ۔ اس لئے بے کھٹکے مسلمانوں کو ستانے اور انہیں دکھ دینے کے لئے طرح طرح کی ترکیبیں سوچتے رہتے تھے ، ان دنوں مدینہ کی بستی میں جو مکہ سے دو سو میل کے فاصلے پر ہے ۔ اسلام پھیلنا شروع ہو گیا تھا ۔ مدینہ کے لوگوں کی آرزو تھی ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت ان کے شہر میں آ بسیں ۔ نبوت کا تیرھواں برس تھا ۔ اور حضرت علی کی عمر ۲۳ سال کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے مدینہ جانے کا
حکم ملا - اور حضرت علی کو بھی اپنے باپ دادا
کے وطن سے نکلنا پڑا ٭

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مدینہ میں

مدینہ والوں کی طرف سے اصرار تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم مدینہ تشریف لے چلیں۔ آپ خود تو نہیں گئے۔ البتہ صحابہ کو مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔ کچھ دنوں میں مکہ مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔ اور اس شہر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رہ گئے، قریش کو جب معلوم ہوا، کہ مدینہ کے بڑے بڑے سردار مسلمان ہو چکے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ سارے مسلمان ہو چکے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا۔ کہ سارے مسلمان ایک ایک کر کے مدینہ چلے گئے، تو انہیں بہت غصہ آیا۔ آخر مکہ کے سارے بڑے بوڑھے اور قبیلوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے سردار ایک جگہ جمع ہوئے - اور یہ صلاح ٹھہری کہ ہر قبیلے سے ایک ایک بہادر سپاہی لیا جائے - یہ سب رات بھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مکان کو گھیرے رہیں - صبح کے وقت وہ نماز پڑھنے نکلیں - تو سب تلواریں سونت سونت اُن پر ٹوٹ پڑیں -

جس رات اِدھر یہ کھچڑی پک رہی تھی ، اُسی رات رسولِ خدا کو اللہ کی طرف سے مدینہ جانے کا حکم ملا - آپ کے پاس مکّہ کے اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھ جایا کرتے تھے - بہت سی امانتیں پڑی تھیں - جن کا اُن کے مالکوں تک پہنچانا ضروری تھا - آپ نے حضرت علی کو بُلا کے وہ سب امانتیں اُن کے سپرد کیں ، پھر انہیں اپنے بچھونے پر سُلا کے مدینہ روانہ ہوئے اندھیری رات ، سنسان مکان - باہر ہر طرف ننگی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تلواریں ۔ لیکن حضرت علی کے ماتھے پر بل تک نہ پڑا ۔ اور وہ اسی طرح چادر تان کے سو رہے جیسے کوئی خطرہ کی بات ہی نہیں ۔

قریش ساری رات ہاتھوں میں تلواریں لیے پہرا دیتے رہے اتنے میں پو پھٹی مشرق کی طرف سے نور پھیلا ۔ اور مکہ کے آس پاس کی پہاڑیاں اور اونچے اونچے مکان صاف نظر آنے لگے ۔ لیکن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہیں کوئی اتا پتہ ہی نہ تھا ۔ اب تو کافر گھبرائے ۔ سب کی رائے یہ ہوئی ۔ کہ اب انتظار کرنا بے سود ہے ، مکان کے اندر گھس پڑو ۔ مکان میں قدم رکھا ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر حضرت علی کو پایا ، بہت جھنجھلائے ، حضرت علی کو اپنے ساتھ لے جا کے قید کر دیا ۔ لیکن پھر خود ہی چھوڑ بھی دیا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت علی نے لوگوں کی امانتیں اُن کے حوالے کیں۔ اس کام سے فارغ ہو چکے تو مدینہ چلے۔ رسولِ خدا اُن دِنوں مدینہ کے ایک بزرگ حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت علی وہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ یعنی ایک مہاجر اور ایک انصاری کو بلا کے اُنہیں ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا۔ لیکن آپ نے حضرت علی کو کسی انصاری کا بھائی نہیں بنایا۔ بلکہ فرمایا۔ کہ علی اور مَیں بھائی بھائی ہیں۔

مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سات مہینے حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں رہے۔ اسی زمانے میں مسجدِ نبوی تعمیر ہوئی، حضرت علی بھی مسجد کی تعمیر میں شریک تھے اور اینٹیں اور گارا اُٹھا اُٹھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے لاتے تھے۔ مسجد کے ساتھ ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے کے لئے حجرے تعمیر ہوئے۔ حضرت علی بھی یہیں اُٹھ آئے۔ وہ پانچ برس کی عمر سے رسولِ خدا کے ساتھ تھے۔ مکہ میں اٹھارہ برس آپ کی خدمت میں گزارے۔ مدینہ آئے۔ تو یہاں بھی آپ ہی کے پاس رہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اُن کی پرورش نبوّت کی گود میں ہوئی تھی۔ اس لئے اُن کے دل پر اسلام کا نقش بڑا گہرا تھا۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت اُن کے دل میں پوری طرح گھر کر گئی تھی، وہ قرآن کے نکتے خوب سمجھتے تھے۔ اور اگرچہ ان کی عمر زیادہ نہ تھی، پھر بھی کوئی جھگڑا آ پڑتا تھا۔ تو ایسا فیصلہ کرتے، کہ لوگ دنگ رہ جاتے تھے۔

اُن دنوں عرب میں بہت کم لوگ لکھنا پڑھنا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جانتے تھے - لیکن حضرت علی نے بچپن ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جو خط لکھے جاتے تھے - وہ اُنہیں کے قلم سے نکلتے تھے - اُن کی زبان میں عجب مٹھاس تھی - باتیں کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں - تقریر کرنے کھڑے ہوتے تھے - تو ان کا قلم موتی رولتا چلا جاتا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بدر اور اُحد

مدینہ کے آنے کے بعد کافروں سے مسلمانوں کی جھڑپیں شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن سب سے پہلا معرکہ جس نے قریش کے غرور کو خاک میں ملا دیا بدر کی لڑائی تھی۔ اس لڑائی نے حضرت علی کی بہادری کی دھاک ہر طرف بٹھا دی۔ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ نرے قلم ہی کے دھنی نہیں۔ بلکہ اُن کی تلواریں بھی بلا کی کاٹ اور روانی رکھتی ہیں۔

दरमियानी

حضرت علی کا قد میانہ تھا۔ لیکن دوہرا بدن تھا بھرے ہوئے بازو، چوڑا سینہ اس لئے دیکھنے والوں کو اُن کا قد چھوٹا معلوم ہوتا تھا۔ اُن کی رنگت گندمی تھی۔ گھنی داڑھی، بازوؤں اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پنڈلیوں پر بھی بڑے گھنے اور لمبے بال تھے۔ کندھے
کی ہڈی بہت چوڑی تھی۔ وہ آہستہ چلتے تھے،
نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔ اور بڑھاپے میں
داڑھی کو خضاب نہیں کرتے تھے، وہ اس زمانے
کے لوگوں میں بڑے طاقتور شخص سمجھے جاتے
تھے۔ کسی کا بازو پکڑ لیتے تھے۔ تو وہ سانس
بھی نہیں لے سکتا تھا۔ مدت تک کشتی لڑتے رہے
تھے، سپہ گری کے اصولوں اور قاعدوں سے پوری
طرح واقف تھے۔ میدان میں نکلتے تو شیر کی طرح
جھپٹ کے حملہ کرتے۔ اور ان کی تلوار بجلی کی
طرح کوند جاتی تھی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کی اسی خوبی کی وجہ سے انہیں اسد اللہ یعنی
اللہ کا شیر کہا۔ چنانچہ وہ اپنے اس لقب
سے بہت مشہور ہیں۔

بدر جہاں پہلی مرتبہ حضرت علی کی بہادری کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جو ہر کھلے - مدینہ کے اسی میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بستی ہے، یہاں مسلمانوں اور کافروں میں جو لڑائی ہوئی - اس میں دونوں طرف بڑی بڑی فوجیں نہیں تھیں - قریش کے لشکر میں ایک ہزار سپاہی تھے - جن میں سو سواروں کا ایک رسالہ بھی تھا - ان کے مقابلہ میں صرف تین سو تیرہ مسلمان تھے - پھر بھی اس لڑائی میں مسلمانوں کو جو کامیابی ہوئی، اس کا اثر سارے عرب پر پڑا، اور قریش جنہیں اپنی بہادری کا بڑا گھمنڈ تھا - اچھی طرح جان گئے - کہ ایک مسلمان اُن کے چار جوانوں پر بھاری ہے -

یہ لڑائی رمضان کے مہینے میں ہوئی - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے - تو آگے آگے سیاہ رنگ کے دو جھنڈے تھے - ان میں ایک جھنڈا، حضرت علی کے ہاتھ میں تھا - اس زمانے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کا دستور تھا کہ جس کے ہاتھ میں علم ہوتا تھا، وہ فوج کا افسر سمجھا جاتا تھا ۔ وہ ہاتھ میں علم لے کے جس طرف بڑھتا تھا ۔ ساری فوج اسی طرف جھک پڑتی تھی ۔ بدر کے پاس پہنچے ۔ تو رسولِ خدا نے حضرت علی کو ایک چھوٹے سے دستے کے ساتھ دشمن کی خبر لینے کے لئے بھیجا ۔ وہ یہ پتہ لگا کے آئے ۔ کہ قریش کی فوج کتنی ہے ؟ انہوں نے اپنا لشکر کہاں اُتارا ہے ؟ مسلمانوں نے بڑا کام یہ کیا ۔ کہ بدر پہنچتے ہی چشموں پر قبضہ کر لیا ۔

سترھویں رمضان کو دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں ۔ قریش کے لشکر کا سردار عرب کا نامور شہسوار عتبہ تھا ۔ وہ سب سے پہلے اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے عتبہ کو لے کے میدان میں نکلا ۔ اِدھر سے تین انصاری بڑھے ۔ عتبہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے اُن سے کہا ۔ تم ہمارے جوڑ کے نہیں ہو اس لئے ہم تم کو نہیں بھیجیں گے ۔ اب حضرت حمزہ حضرت علی اور عبیدہ بن الحارث نے بڑھ کے مقابلہ کیا ، عبیدہ حضرت علی کے چچیرے بھائی تھے اور حضرت حمزہ چچا تھے ۔ عتبہ سے حضرت حمزہ کا سامنا ہوا اور اُس کے بیٹے ولید پر حضرت علی جا پڑے ۔ عتبہ اور اس کا بیٹا ان دونوں کے ہاتھوں سے مارے گئے ۔ لیکن شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کو زخمی کر دیا ۔ یہ دیکھ کے حضرت علی جھپٹے اور ایک ہی وار میں شیبہ کو بھی ختم کر دیا ۔ یہ دیکھ کے قریش کو بہت غصّہ آیا ۔ اور وہ سب تلواریں سونت سونت کے آ پڑے ۔ ادھر سے مسلمان بھی بڑھے ۔ اور بڑے زور کی لڑائی شروع ہو گئی ۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی جس طرف بڑھتے تھے ، فوج کی صفیں کاٹی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کی طرح پھٹ جاتی تھیں - اس معرکہ میں حضرت علی کے ہاتھ سے کتنی کافر مارے گئے - آخر قریش نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے سامنے پاؤں جمانا مشکل ہے، تو بھاگ کھڑے ہوتے، اس لڑائی میں دشمن کے ستر آدمی قتل ہوئے - اور اتنے ہی قید کر لیے گئے - مسلمانوں میں سے صرف چودہ جانبازوں نے شہادت پائی -

بدر کی لڑائی سے کچھ عرصہ کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے حضرت علی کا بیاہ کر دیا، اُس وقت حضرت علی کے پاس ایک زرہ اور ایک گھوڑے کے سوا اور کچھ نہیں تھا - اُنہوں نے زرہ چار سو اسی درم میں حضرت عثمان کے ہاتھ بیچ ڈالی - اور اِس طرح مہر ادا کیا - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نکاح پڑھا - اور ان دونوں میاں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیوی کے حق میں دعا فرمائی ۔شادی سے کوئی
نو مہینے گیارہ مہینے کے بعد وہ ایک اور چھوٹے سے
مکان میں اٹھ گئے ، حضرت فاطمہ کو میکے سے
جہیز کا جو سامان ملا ۔ اس میں ایک پلنگ تھا،
ایک چادر ۔ ایک بستر ۔ ایک مشکیزہ اور دو
چکیاں ۔ حضرت علی کو کبھی زیادہ روپیہ پیسہ ہاتھ
نہیں آیا تھا ۔ ہمیشہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر
کی تھی ، پھر بھی زرہ کی قیمت میں سے جو
روپے بچ رہے تھے ، اُن سے ولیمہ کی دعوت
کا انتظام کیا ۔ دستر خوان پر صرف جو کی روٹی
کھجوریں پنیر اور شوربا تھا ، پھر بھی اس زمانے
میں مسلمانوں کی جو حالت تھی ۔ اُس کے لحاظ
سے یہ دعوت خاصی پُر تکلف معلوم ہوتی تھی ۔
شادی کے بعد بھی حضرت علی کی حالت میں کوئی
فرق نہ آیا ۔ اب بھی وہی فقر و فاقہ کی زندگی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی - اذخر ایک خاص قسم کی گھاس ہے - اس
کے گٹھے باہر سے مدینہ میں لا کر بیچتے تھے - اس
سے تھوڑے سے پیسے ہاتھ آ جاتے تھے - اور جو
روکھا سوکھا میسّر ہوتا تھا - اُسے کھا کے خدا
کا شکر ادا کرتے تھے، گھر میں کوئی نوکر چاکر
بھی نہیں تھا، حضرت فاطمہ گھر کا سارا کام خود
کرتی تھیں - گھر میں جھاڑو دیتیں - چکی پیستیں
اور جو کچھ میسّر ہوتا، پکا ریندھ کے شوہر
کے سامنے لا رکھتیں -

بدر کی لڑائی سے اگلے سال اُحد کا معرکہ
پیش آیا - یعنی قریش تین ہزار سپاہی لے کے
مدینہ پر چڑھ آئے، ادھر سے رسولِ خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات سپاہی لے کر انہیں مدینہ
سے باہر نکل کے روکا، اس لڑائی میں بھی حضرت
علی اور حضرت حمزہ نے ایسی بہادری دکھائی -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی - یہ دونوں بہادر جدھر بڑھتے تھے - لاش پر لاش گراتے چلے جاتے تھے - آخر کافروں کے چھکے چھوٹ گئے - اور وہ سر پر پاؤں رکھ کے بھاگ کھڑے ہوتے یہ دیکھ کے وہ تیر انداز جنہیں پہاڑ کی گھاٹیوں پر مقرر کیا گیا تھا، اپنی جگہ سے ہٹ گئے - ان کا ہٹنا تھا - کہ قریش کا ایک دستہ جو پہاڑ کے پیچھے تھا - مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا - اور دیکھتے دیکھتے جنگ کا نقشہ بدل گیا - یہ حضرت حمزہؓ جن کی بہادری کے سامنے رستم و اسفندیار کی شجاعت کی داستانیں ہیچ معلوم ہوتی ہیں، شہید ہو گئے - خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے - اور مسلمانوں میں یہ خبر اڑ گئی - کہ آنحضرت نے شہادت پائی - اس حالت میں اکثر لوگوں کی ہمت جواب دے گئی، لیکن حضرت علیؓ برابر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مدینہ کے آس پاس کے علاقے میں بہت
سے یہودی آباد تھے ۔ جو آئے دن شرارتیں
کرتے رہتے تھے ۔ اُحد کی لڑائی دو برس ہوئے تھے
کہ ان لوگوں نے قریش کو مسلمانوں سے لڑنے
پر اکسایا ۔ وہ بہت بڑی فوج کے ساتھ مدینہ پر
چڑھ آئے ۔ یہودی بھی اپنی فوجیں لے کے اُن
کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابہ سے مشورہ کیا ۔ صلاح یہ ٹھہری کہ
مدینہ کے گرد خندق کھودی جاتے ۔ کافر ایک
مہینہ تک مدینہ کو گھیرے پڑے رہے ۔ مدینہ
میں رسد کم تھی ۔ اس لئے مسلمانوں پر کئی کئی
فاقے گزر جاتے تھے ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اب لڑائی شروع ہوئی اور کافروں نے پتھروں اور تیروں کا مینہ برسا دیا، اِدھر سے بھی جواب دیا گیا۔ ایک دن سارے لشکر نے رل کے حملہ کیا اور قریش کے لشکر سے چار مشہور بہادر گھوڑے کدا کے خندق کے پار پہنچ گئے۔ ان میں عمرو ابن عبدود بھی تھا جس کی بہادری کی ڈھاک سارے عرب میں بیٹھی تھی۔ عمرو بہت بوڑھا تھا، پر اس بڑھاپے میں بھی وہ ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بہادر اُس کا سامنا کرتے ہچکچاتے تھے۔ اُس نے للکار کے کہا۔ کون ہے جو میرے مقابلہ پر آئے۔ اُدھر سے حضرت علی نے ڈھال پر روکا۔ لیکن یہ وار اس زور کا تھا۔ کہ تلوار ڈھال سے گزر کے ماتھے پر لگی۔ اگرچہ اچھا سا زخم آیا۔ مگر اس کا نشان عمر بھر رہا۔ زخم کھا کے حضرت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

علی بپھرے ہوئے شیر کی طرح جھپٹے اور ایسا وار کیا ۔ کہ تلوار شانے کو کاٹ کے سینے تک اُتر آئی ۔ عمرو گھوڑے سے گرا ۔ تو باقی کے تینوں شہسوار بڑھے ۔لیکن حضرت علی کی تلوار چمکی ۔ تو بھاگے ۔ ان میں سے دونوں جانیں بچا کے نکل گئے ایک خندق میں گر پڑا ۔ اور مارا گیا ۔

خندق کی لڑائی میں مسلمانوں کو کافروں سے دست بدست لڑنے کے موقعے بہت کم ملے ۔زیادہ تر تیروں سے لڑائی ہوتی رہی ۔ آخر قریش کے لشکر میں بھی غلہ تھڑ گیا ، اور لوگ رسد کی کمی سے تنگ آ گئے ۔ ایک رات اس زور کی آندھی چلی ، کہ خیموں کی طنابیں اُکھڑ گئیں ، کافر پہلے ہی گھبرائے ہوئے تھے ۔ آندھی کا زور شور دیکھ کے بھاگ کھڑے ہوئے ۔

خندق کی لڑائی سے اگلے سال حدیبیہ کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

صلح کا واقعہ پیش آیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے چودہ سو صحابیوں کو لے کے حج کا ارادہ
کیا ۔ حدیبیہ کے مقام پر جو مکہ سے ایک منزل
کے فاصلہ پر ہے ۔ پہنچے، تو معلوم ہوا قریش
لڑنے پر تیار ہیں ۔ رسولِ خدا یہیں رک گئے
یہیں قریش کے ایلچی پہنچے اور اُن سے معاہدہ ہوا
جو حدیبیہ کا صلح نامہ کہلاتا ہے ۔ اس صلح نامہ
کی شرطیں یہ تھیں کہ مسلمان اس سال مکہ نہ
آئیں ۔ اگلے سال آئیں اور تین دن ٹھہر کے چلے
جائیں ۔ لیکن مکہ میں جو مسلمان ہیں ۔ وہ انہیں
اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے ۔ یہ صلحنامہ
حضرت علی نے لکھا تھا۔ انہوں نے عبارت کے شروع میں رسُول خدا
کے نام کے ساتھ رسول اللہ لکھا۔ قریش کے ایلچیوں نے اعتراض کیا کہ ہم
انہیں رسول اللہ نہیں مانتے تو عہدنامہ میں انہیں رسول اللہ کیوں لکھا جائے۔
رسولِ خدا نے اس لفظ کو مٹانے کا حکم دیا۔ حضرت علی کو یہ بات گوارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہ ہوئی ۔ کہنے لگے ۔ میں تو اپنے ہاتھ سے یہ لفظ مٹا نہیں سکتا ، آخر رسولِ خدا نے خود یہ لفظ مٹا دیا ۔

حدیبیہ کی صلح کے بعد مسلمانوں نے خیبر کے یہودیوں کی طرف توجہ کی ۔ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف نت نئی سازشیں کرتے رہتے تھے ، خیبر میں اُن کے کئی مضبوط قلعے تھے ۔ لڑائی کے فن میں بھی انہیں بڑی مہارت تھی ، اکثر بڑے فخر سے کہا کرتے تھے ۔ کہ ہم قریش نہیں ۔ جنہیں مسلمان آسانی سے دبا لیں گے ۔ ہم سے مقابلہ پڑا ۔ تو ساری بہادری دھری رہ جائے گی خیبر میں بڑے زور کے معرکے پڑے ۔ اور مسلمانوں نے لڑ بھڑ کے اُن کے کئی قلعے چھین لئے صرف قموص کا قلعہ رہ گیا تھا ۔ جو بہت مضبوط سمجھا جاتا تھا ۔ اس قلعے کا حاکم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مرحب تھا - جو بڑا مشہور شہسوار تھا، پہلے حضرت
ابوبکر اُسے فتح کرنے گئے - اور ناکام لوٹے -
پھر عمرؓ کو بھیجا گیا - اُنہیں بھی ناکامی ہوئی -
رسُولِ خدا نے فرمایا - کل ایک ایسے بہادر کو علم
دوں گا - جو خدا اور اس کے رسُول کا پیارا
ہے، اور اُسی کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا - دوسرے
دِن آپ نے حضرت علی کو بلا کے علم دیا -
اُن کی آنکھیں دُکھتی تھیں - اس لئے وہ لڑائی
میں شریک نہیں ہو سکے تھے -

حضرت علی نے پُوچھا - یا رسول اللہ میں لڑ
بھڑ کے اِن لوگوں کو مسلمان بنا لوں - آپ نے
فرمایا - لڑنے سے پہلے انہیں اِسلام کی طرف بلاؤ
کیونکہ تمہاری کوششوں سے اگر ایک شخص نے
بھی اسلام قبُول کر لیا تو وہ بڑی سے
بڑی نعمت سے اچھا ہے - لیکن یہودیوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے اسلام قبول نہ کیا - حضرت علی قموص کے سامنے پہنچے - تو قلعہ کا پھاٹک کھلا - اور مرحب جنگی ہتھیار لگائے سر تا پاؤں لوہے میں ڈوبا ہؤا نکلا - حضرت علی نے بڑھ کے روکا اور ایسی تلوار ماری جو سر کو کاٹ کے دانتوں تک آتی آئی - مرحب کے مرتے ہی یہودیوں نے ہتھیار ڈال دیئے -

خیبر کی لڑائی کے زمانے میں حضرت علی کے بھائی حضرت جعفر طیار جو ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے - واپس آئے - اور کئی برس کے بعد دونوں بھائیوں میں ملاقات ہوئی - کچھ عرصہ کے بعد رسول خدا نے شام کے عیسائیوں سے لڑنے کے لئے فوج بھیجی - تو حضرت جعفر بھی اس میں شامل تھے - جب مسلمانوں کی فوج کے افسر حضرت زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت جعفر نے علم سنبھالا اور اس بہادری سے لڑے کہ دشمن بھی عش عش کر اٹھے ، ان کے بائیں ہاتھ میں علم تھا - دہنے ہاتھ میں تلوار - دہنا ہاتھ کٹ کے گرا تو بائیں ہاتھ سے علم سنبھالا - وہ بھی کٹ گیا - تو علم کو دانتوں میں پکڑ لیا - اور جب تک بن پڑا علم کو گرنے نہ دیا - انہوں نے تلواروں اور برچھیوں کے نوّے زخم کھا کے جان دی -

ہجرت کے آٹھویں سال مکّہ پر چڑھائی ہوئی ، اس موقع پر دس ہزار جاں نثار رسولِ خدا کے ساتھ تھے - مکّہ میں داخل ہوتے وقت علم حضرت علی کے ہاتھ میں تھا - اس موقع پر لڑائی بھڑائی کی نوبت نہیں آئی - اور تلوار میان سے نکالے بغیر مکّہ فتح ہو گیا - خانہ کعبہ میں کافروں نے بہت سے پتھر کے بُت لا کے رکھ دیئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھے - اور اللہ کے اس گھر میں جسے حضرت ابراہیم نے سچے خدا کی عبادت کے لئے بنایا تھا پتھر کی بے جان مورتیوں کی پوجا ہوتی تھی - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کعبہ میں پہنچ کے ان بتوں کو نکالا - اس موقع پر حضرت علی بھی آپ کے ساتھ تھے - اب صرف تانبے کا ایک بُت باقی رہ گیا تھا جو لوہے کی سلاخ کے سہارے کھڑا تھا - یہ بُت بڑی اونچائی پر تھا اس لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے کندھے پر چڑھا کے اس بُت کو گرانے کا حکم دیا - انھوں نے اُسے سلاخ سے الگ کرکے توڑ ڈالا -

مکّہ کی فتح کے بعد حُنین کی لڑائی پیش آئی - ہوازن اور ثقیف عرب کے دو بہت بڑے قبیلے تھے - جو مدّت سے مسلمانوں کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لڑنے کی تیاریاں کر رہے تھے ۔ انہیں جب معلوم ہوا ۔ کہ مکہ فتح ہو گیا تو بھڑک اٹھے ۔ اور فوراً مسلمانوں پر چڑھائی کر دی ۔ ادھر سے مسلمان بھی بڑھے ۔ مکہ اور طائف کے درمیان حنین کا میدان ہے ۔ یہیں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں دشمن نے رات ہی کو حنین کے آس پاس کی گھاٹیوں میں اپنے تیر انداز بٹھا دیئے تھے ۔ ابھی پوری طرح صبح بھی نہیں ہوئی تھی ۔ ٹیلوں اور گھاٹیوں پر دھندلکا چھایا ہوا تھا ۔ کہ دشمن بڑی تیزی سے بڑھا ، اور نیزے تانے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا ۔ ساتھ ہی تیر اندازوں نے تیروں کا مینہ برسا دیا ۔ مسلمانوں کی فوج میں قریش کے بہت سے سپاہی تھے جو ابھی مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے ۔ سب سے پہلے انہیں کے قدم اکھڑے ۔ انہیں بھاگتے دیکھ کے اور لوگ بھی بھاگ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت تھوڑے جاں نثار رہ گئے۔ رسول خدا نے مسلمانوں کو پکارا۔ تو وہ پلٹ پڑے۔ اور اس زور سے دشمن پر آ گرے۔ کہ کھلبلی سی ڈال دی۔

اُحد کی لڑائی کی طرح اس موقع پر بھی حضرت علی نے بڑی بہادری دکھائی۔ تیروں کا مینہ برس رہا تھا۔ دشمن تلواریں سونتے۔ نیزے تانے بڑھے چلے آ رہے تھے، لیکن حضرت علی چٹان کی طرح میدان میں پاؤں جمائے کھڑے تھے۔ اور اور اُن کی تلوار دشمن کی فوج میں جو کالی کالی بدلیوں کی طرح آندھی چلی آتی تھی۔ بجلی کی طرح چمک رہی تھی۔ اُنہوں نے بڑھ بڑھ کے ایسے حملے کئے، کہ دشمن کی صفوں کو اُلٹ کے رکھ دیا۔ کافروں کا سپہ سالار علم ہاتھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہیں لیئے بڑے زور سے بڑھا چلا آرہا تھا۔
جسطرف وہ علم لئے بڑھتا ساری فوج اسیطرف جُھک پڑتی تھی۔حضرت علی نے
اُسے بڑھ کے للکارا اور ایک ہی وار میں کاٹ
کے ڈال دیا۔ سپہ سالار کے مرتے ہی دشمن
کی فوج میں بد دلی پھیل گئی ۔ اور پھر مسلمانوں
نے ایسے ایسے حملے کئے کہ ہوازن اور ثقیف
دونوں قبیلوں کے بہادر جو بڑے دعووں سے تلواریں
باندھ کے آئے تھے ، بھاگ کھڑے ہوئے ،
حُنین کی جنگ بڑی لڑائیوں میں سے تھی مسلمانوں
کی فوج میں بارہ ہزار سپاہی تھے۔لیکن دوسری
طرف اس سے کہیں زیادہ فوج تھی ۔ اس سے
پہلے مسلمان کسی لڑائی میں اتنی بڑی فوج لے کے
نہیں آئے ۔ حُنین کے بعد اوطاس کی لڑائی ہوئی۔
یہاں بھی کافروں نے بڑی فوج جمع کر رکھی تھی ،
لیکن مسلمانوں کے سامنے کوئی پیش نہ چلی ۔ اِس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

معرکہ میں بھی حضرت علی بڑی بے جگری سے لڑے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان معرکوں سے فارغ ہو کے مدینہ پہنچے۔ تو خبریں آنی شروع ہوئیں۔ کہ روم کا بادشاہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ رسول خدا نے مناسب سمجھا کہ خود بڑھ کے دشمن کو روکیں۔ چنانچہ آپ لشکر لے کے تبوک کے مقام پر پہنچے، جو مدینہ سے چودہ منزل کے فاصلہ پر ہے، حضرت علی ہر لڑائی میں آپ کے ساتھ رہے تھے لیکن اس موقع پر رسول اللہ نے حضرت علی کو اپنے کنبے کے لوگوں کی حفاظت کے لئے مدینہ میں رہنے کا حکم دیا۔ حضرت علی کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ جہاد کے ثواب میں انہیں حصہ نہیں ملیگا اس لئے بہت پریشان تھے۔ رسول خدا کو یہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بات معلوم ہوئی، تو فرمایا۔ علی کیا تم پسند نہیں کرتے۔ کہ میرے نزدیک تمہارا وہی درجہ ہو۔ جو موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھا۔

رسول اللہ تبوک پہنچے، تو معلوم ہوا۔ رومی عیسائیوں کے حملہ کی خبر غلط تھی۔ پھر بھی آپ کے تشریف لانے کی خبر سن کے بہت سے عیسائی سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اطاعت قبول کی۔

رسولِ خدا تبوک سے واپس آئے۔ تو حج کا زمانہ قریب تھا۔ رسول خدا نے حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج بنا کے بھیجا۔ جوں ہی سورۂ براءت نازل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ نے حضرت علی کو مکہ بھیجا۔ کہ لوگوں کو سورۂ براءت سنائیں اور ساتھ ہی اعلان کر دیں کہ کوئی کافر حج نہ کرے کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں۔ کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ننگے بدن کعبہ کے گرد پھرے۔
عرب کے جنوب میں یمن کا علاقہ ہے۔ یہاں کے اکثر لوگ اب تک مسلمان نہیں ہوتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت خالد بن ولید کو اُن میں اسلام پھیلانے کے لئے بھیجا۔ وہ چھ مہینے وہاں رہے، لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ ہجرت کے دسویں سال آنحضرت نے حضرت علی کو یمن جانے کا حکم دیا۔ اُنہوں نے عرض کیا۔ یمن میں مجھ سے زیادہ تجربہ کار لوگ موجود ہیں۔ میں اُن کے جھگڑوں کا فیصلہ کیوں کر کر سکوں گا۔ رسول اللہ نے اُن کے حق میں دُعا کی۔ پھر اپنے مبارک ہاتھوں سے اُن کے سر پر عمامہ باندھا اور اُنہیں سیاہ علم دے کے یمن بھیج دیا۔ حضرت علی کی زبان میں مٹھاس اور طبیعت میں نرمی تھی، اُن کی باتیں سُن کے اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُن کی چال ڈھال دیکھ کے طبیعتیں خود بخود اُن کی طرف کھنچتی تھیں - انہیں یمن پہنچے صرف چند روز ہوئے تھے - جو لوگ ابھی تک اپنے باپ دادا کے طریقے کے مطابق بتوں کی پوجا کر رہے تھے، اُن کے پاس آ آ کے مسلمان ہونے لگے - اور ہمدان کے قبیلہ میں تو ایک شخص بھی ایسا نہ رہا - جس کے دل پر اسلام کی سچائی نقش نہ ہو گئی ہو -

حضرت علی یمن سے واپس آئے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ جانے کی تیاریاں کر رہے تھے - حضرت علی بھی اس سفر میں رسولِ خدا کے ساتھ تھے - یہ رسولِ خدا کا آخری حج تھا - اس لئے حجۃ الوداع کہلاتا ہے - حج سے واپس آنے کے بعد رسولِ خدا بیمار ہوئے - مسجد نبوی کے ساتھ حضرت عائشہ کا حجرہ تھا - رسول اللہ بیماری کے زمانے میں وہیں رہے - اور وہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

انتقال فرمایا ، حضرت علی اس زمانے میں بڑی جانفشانی
سے آپ کی خدمت کرتے رہے ۔ ۱۲ ربیع الاول
کو رسول اللہ اپنے سچے مولا سے جا ملے ۔ آپ کو
غسل دینے ، کفنانے اور لحد میں اتارنے کی
سعادت بھی حضرت علی ہی کو نصیب ہوئی ۔
انہوں نے رسول خدا کو غسل دے کے تین چادروں
کا کفن پہنایا ، اور حضرت عائشہ کے حجرے میں
دفن کر دیا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رسولِ خدا کی وفات کے بعد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کا صدمہ تو سارے مسلمانوں کو تھا جس نے سُنا - کہ رسول خدا نے وفات پائی - سُن ہو گیا - بعض لوگوں کو تو یقین نہیں آتا تھا - کہ رسول اللہ سچ مچ دُنیا سے اُٹھ گئے ہیں - لیکن حضرت علی کو اس صدمہ نے بالکل نڈھال کر دیا تھا - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ کی وفات کے بعد وہ گھر سے بہت کم نکلتے تھے - سب سے زیادہ صدمہ حضرت فاطمہ کو تھا - حضرت علی نے انہیں تسلی دینے اور اُن کی دل دہی کرنے میں کوئی بات نہیں اُٹھا رکھی - پر یہ صدمہ اُنہیں گھلائے جا رہا تھا - آخر رسول خُدا کی وفات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے چھ مہینے کے بعد اُنھوں نے انتقال کیا۔ وفات کے وقت اُن کی عمر پچیس برس کے قریب تھی۔ اُنھوں نے دو صاحبزادیاں حضرت زینب اور حضرت اُمّ کلثوم اور دو صاحبزادے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اپنی یادگار چھوڑے۔ جب تک وہ زندہ رہیں۔ حضرت علی نے دوسری شادی نہیں کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی وفات تک یہ چھ مہینے حضرت علی نے گھر ہی پر گزارے۔ اس زمانے میں دوسرے کاموں سے تھوڑی بہت فرصت مل جاتی تھی۔ تو قرآن جمع کرتے تھے۔ چنانچہ یہ کام اس زمانے میں مکمل ہو گیا اب تک اُنھوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت نہیں کی تھی، لیکن حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد خود جا کے بیعت کی، اس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زمانے میں روم اور ایران سے لڑائیاں شروع ہو چکی تھی۔ اور بڑے زور کے معرکے ہو رہے تھے۔ لیکن حضرت علی کسی لڑائی میں شامل نہیں ہوئے۔ البتہ حضرت ابوبکر کو ضروری معاملات میں مشورے ضرور دیتے تھے۔ چنانچہ خلیفہ اوّل نے مشورہ کے لئے صحابہ کی جو مجلس مقرر کر رکھی تھی۔ اس میں حضرت علی بھی شریک تھے۔

حضرت علی نے ہمیشہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی تھی۔ ان پر ایسا بھی زمانہ آیا۔ کہ کئی کئی وقت کھانے کو کچھ نہ ملا۔ ایسی حالت میں وہ پیٹ پر پتھر باندھ کر گزارہ کرتے تھے۔ جب خیبر فتح ہوا اور وہاں کی زمین مسلمانوں میں بانٹ دی گئی۔ تو حضرت علی کو تھوڑی سی زمین ملی۔ چنانچہ اسی کی آمدنی پر گزارہ ہوتا تھا۔ حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانے میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دوسرے صحابہ کا وظیفہ مقرّر کیا - تو حضرت علی کا بھی وظیفہ مقرّر ہوا - اور اُن کی مالی حالت بہتر ہو گئی - لیکن اب بھی وہ روکھا سوکھا کھاتے اور موٹا جھوٹا پہنتے تھے - اور اپنی ضرورتوں سے جو بچتا وہ خیرات کر دیتے تھے - اُن کے دستر خوان پر عام طور پر جو کی روٹی اور کھجوریں ہوتی تھیں - کئی بار ایسا ہوا کہ کھانا کھانے بیٹھے ہیں - اتنے میں کوئی محتاج آ گیا - کھانا اُسے کھلا دیا اور خود بھوکے رہے - وہ چھوٹی آستینوں کا کرتہ پہنتے تھے - جس کے بازو پوری طرح نہیں ڈھکتے تھے - اُس کے ساتھ تہ بند باندھتے تھے - سر پر عمامہ ہوتا تھا - کبھی کبھی سپید ٹوپی بھی اوڑھتے تھے -

حضرت عمر اکثر معاملات میں اُن سے مشورہ کرتے تھے - جن جھگڑوں کا فیصلہ دوسرے لوگ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہیں کر سکتے تھے۔ وہ عام طور پر ان کے سامنے پیش ہوتے رہتے۔ ایک بار کسی بات کا فیصلہ کرنے میں حضرت عمرؓ سے غلطی ہوئی۔ حضرت علی نے ٹوکا۔ حضرت عمرؓ نے فوراً اپنی غلطی مان لی۔ اور کہا۔ اگر علی نہ ہوتا عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔

ایران کی لڑائیوں کی نہاوند کی لڑائی بہت بڑی لڑائی تھی۔ ایرانی اپنی ساری فوج سمیٹ کے نہاوند میں جمع ہو گئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر چاہا۔ کہ حضرت علی مسلمانوں کی فوج کی کمان کریں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ہاں لڑائی کے انتظام کے بارے میں مشورے ضرور دیئے۔ اور حضرت عمر نے انہیں مشوروں پر عمل کیا۔

حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ دونوں اُن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے مشوروں کو بہت اہمیت دیتے تھے ۔ اور اُن کی بڑی عزت کرتے تھے ۔ اور حضرت عمرؓ سے تو اُن کی رشتہ داری بھی تھی یعنی حضرت علی صاحبزادی اُمِ کلثوم حضرت عمر سے بیاہی ہوئی تھیں ۔ لیکن ان دونوں بزرگوں کی خلافت کے زمانے میں حضرت علی نہ تو مدینہ سے باہر نکلے نہ کوئی عہدہ قبول کیا ۔ حضرت عمرؓ نے وفات کے وقت خلافت کے لئے چھ آدمیوں کے نام تجویز کئے تھے ۔ اور کہا تھا ۔ ان میں سے کسی کو خلیفہ بنا لو ۔ ان میں چار بزرگوں نے اپنے نام واپس لے لئے اور صرف حضرت علی اور حضرت عثمان باقی رہ گئے ۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے حضرت عثمان کے حق میں فیصلہ کیا اور وہی خلیفہ مقرّر ہوئے ۔

حضرت عثمان کے زمانے میں جب فساد کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آگ بھڑکی ۔ تو حضرت علی نے اُسے ٹھنڈا
کرنے کی بڑی کوشش کی ۔ ایک مرتبہ مصر کے
لوگ حضرت علی کے کہنے سننے سے واپس
چلے گئے ۔ لیکن راستہ میں اُنہیں ایک شخص
ملا ۔ جو مصر کے حاکم کے پاس ایک خط لئے
جا رہا تھا ۔ یہ خط حضرت عثمان کی جانب
سے تھا ۔ اور اس میں لکھا تھا ۔ کہ یہ
لوگ جو مدینہ سے مصر واپس آ رہے ہیں ۔
ان سب کو قتل کر ڈالا جائے ۔ یہ دیکھ
کے وہ لوگ بہت ناراض ہوئے ۔ وہیں سے
اُلٹے پاؤں پھر کے مدینہ پہنچے اور حضرت
علی سے مل کے وہ خط دکھا ۔ حضرت علی
حضرت عثمان کے پاس گئے ۔ اور کہا یہ آپ
نے کیا کیا ؟ انہوں نے یہ خط دیکھ کے
کہا ۔ میں نے نہ تو خط لکھوایا ہے ۔ نہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لکھا ہے ۔ لوگوں کو شبہ تھا ۔ کہ اصل
میں یہ ساری شرارت حضرت عثمان کے چچیرے
بھائی مروان کی ہے ۔لیکن حضرت عثمان اُسے
اپنے پاس سے الگ کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔
خط کے واقعہ کے بعد حضرت علی نے اس
جھگڑے میں کوئی دخل نہیں دیا ۔ لیکن جب
لوگوں نے حضرت عثمان کے مکان کو گھیر لیا۔
تو حضرت علی نے پھر انہیں سمجھانے کی کوشش
کی ۔ وہ نہ مانے تو اپنے دونوں صاحبزادوں
امام حسن اور امام حسین کو حضرت عثمان کی
حفاظت کے لئے بھیج دیا ۔ اُن کے ساتھ بعض
اور صحابہ کے فرزند بھی موجود تھے ۔ باغیوں
نے جب حملہ کیا ۔ تو امام حسن اور ان کے
ساتھیوں نے جو دروازے پر پہرا دے رہے
تھے ۔ انہیں روکا اور امام حسن تو اس کشمکش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہیں زخمی بھی ہو گئے ۔ پھر بھی باغی نہ رُکے دُوسری طرف سے دیوار پر چڑھ کر اندر گھس آئے ۔ اور حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا ۔ حضرت علی کو یہ خبر ملی ۔ تو اُنہیں بہت افسوس ہوا جو لوگ حفاظت پر مقرّر تھے ۔ اُنہیں بُرا بھلا کہا اور حضرت امام حسن کو طمانچہ مارا اور کہا تمہارے ہوتے ہوئے عثمان کس طرح شہید ہو گئے ۔

حضرت عثمان بھی حضرت علی کی بڑی عزّت کرتے تھے اور دونوں بزرگوں میں بڑا اتحاد تھا حضرت علی اُنہیں مشورے بھی دیتے رہتے تھے ۔ لیکن اُنہوں نے اِن مشوروں پر عمل نہ کیا ۔ حضرت علی کا خیال تھا کہ مختلف علاقوں کے حاکم جو بالکل خود سر ہو گئے ہیں ہیں اُن سے اگر سختی برتی جائے ۔ تو حالت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شدھر سکتی ہے۔ لیکن حضرت عثمان بہت نرم
دِل تھے۔ وہ کِسی پر سختی نہیں کر سکتے تھے۔
پھر اُن پر اپنے چچیرے بھائی مروان کا بڑا
اثر تھا۔ وہ آئے دِن نت نئے فساد اُٹھاتا
رہتا تھا ؂

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خلافت

حضرت عثمان کے شہید ہو جانے کے بعد
حضرت علی کو خلیفہ بنانا چاہا، پہلے تو اُنہوں
نے صاف انکار کر دیا۔ لیکن جب لوگوں نے
اصرار کیا۔ تو خلیفہ بننے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ
حضرت عثمان کی شہادت سے تیسرے دن ذی الحجہ
کی اکیسویں کو مسجدِ نبوی میں مہاجرین اور انصار نے
ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خلیفہ بننے کے بعد انہوں نے سب سے
پہلے اس طرف توجہ کی۔ کہ حضرت کے
قاتلوں کا پتہ چلا کے اُنہیں سزا دی جائے۔
حضرت عثمان کے مکان کو گھیرنے میں جو لوگ
شریک تھے۔ اُن کی گنتی ہزاروں تک پہنچتی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی - اور سارا مدینہ اُن سے بھرا پڑا تھا - لیکن یہ لوگ قاتل نہیں تھے - صرف حضرت عثمان کے مکان کو گھیرنے میں شریک تھے - جب حضرت عثمان شہید ہوئے، تو اُس وقت صرف ان کی بیوی، نائلہ ان کے پاس تھیں - اُن سے قاتلوں کا پتہ پوچھا - تو اُنہوں نے کہا - پہلے محمد بن ابی بکر مکان کے اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے پیچھے دو آدمی اور تھے - محمد بن ابی بکر کو سب لوگ جانتے تھے - کیونکہ وہ حضرت ابوبکر کے چھوٹے صاحبزادے تھے - حضرت علی نے اُنہیں پکڑا - اُنہوں نے کہا، میں مکان میں ضرور داخل ہوا تھا - لیکن اُنہوں نے مجھ سے ایک ایسی بات کہی - کہ میں شرمندہ ہو کے پلٹ آیا - میں نہ تو اُن کے قتل میں شریک تھا - نہ اُن کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قاتلوں کو جانتا ہوں - حضرت عثمان کی بیوی سے پوچھا گیا - تو اُنہوں نے کہا - محمد بن ابی بکر ٹھیک کہتے ہیں - یہ وہاں سے ہٹ آتے تھے - اُن سے پوچھا گیا - کہ آپ قاتلوں کو پہچانتی ہیں - تو اُنہوں نے کہا - میں نے اُنہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا - حضرت علی نے قاتلوں کا پتہ چلانے کی بڑی کوشش کی - لیکن کوئی سراغ نہ ملا - یُوں تو بصرہ، کوفہ اور مصر کے اکثر بڑے بڑے آدمی حضرت عثمان کے خلاف بغاوت کرنے میں شریک تھے - لیکن یہ پتہ لگانا مشکل تھا - کہ حضرت عثمان کا اصل قاتل کون ہے؟

حضرت عثمان کے خلاف لوگوں کو سب سے بڑی شکایت یہ تھی - کہ صوبوں کی حکومت اُن کے رشتہ داروں کے قبضہ میں ہے - حضرت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

علی نے اِن لوگوں کو حکومت سے الگ کر
کے اُن کی جگہ دُوسرے لوگ مقرّر کیئے ۔ اِن
لوگوں نے ہاتھ سے حکومت نِکلتی دیکھی ۔ تو فساد
کی آگ کو اور بھڑکایا ۔ اور ہر طرف شور
مچ گیا ۔ کہ حضرت علی کو سب سے پہلے
حضرت عثمان کے خُون کا بدلہ لینا چاہیئے ۔
ان لوگوں میں سب سے آگے امیر معاویہ تھے۔
جو شام کے وسیع صُوبہ کے حاکم اور حضرت
عثمان کے قریبی رشتہ دار تھے ۔ اِدھر بصرہ
میں کچھ لوگ جمع ہوئے ۔ اُنہوں نے طلحہ اور
زبیر جیسے اُونچے درجہ کے صحابیوں اور اُمّ المومنین
حضرت عائشہ کو اپنے ساتھ مِلا کے یہ کہنا
شروع کیا ۔ کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کو
شہید کیا ہے ۔ انہیں ہمارے حوالے کر دیا
جائے ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ابھی تک حضرت عثمان کے قاتلوں کا سُراغ نہیں لگ سکا تھا۔ لیکن جن لوگوں نے بغاوت میں حصّہ لیا تھا۔ اُن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ اور حضرت علی خود اُنہیں لوگوں سے گھرے ہوئے تھے۔ وہ ان لوگوں سے کیونکر بدلہ لے سکتے تھے۔ حضرت علی نے بہتیرا کہا۔ کہ ذرا امن ہونے دو۔ لیکن لوگوں نے اُن کی بات نہ مانی، اصل میں دونوں طرف ایسے لوگ تھے۔ جو چاہتے تھے۔ کہ امن نہ ہونے پائے۔ ایک طرف وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے حضرت عثمان کو شہید کرنے میں حصّہ لیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ حضرت علی کو ذرا اطمینان نصیب ہوا۔ تو ہماری خیر نہیں۔ دوسری طرف مروان ابن حکم اور اسی قسم کے اور لوگ تھے۔ جنہیں یہ خیال تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ حضرت علی کو سب مسلمانوں نے خلیفہ مان لیا ۔ تو ہمیں کون پوچھے گا ؟ حضرت عائشہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو جب معلوم ہوا ۔ کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون کا بدلہ تو لینا چاہتے ہیں ۔ صرف اس انتظار میں ہیں ۔ کہ ذرا امن ہو لے ۔ تو وہ صلح صفائی پر آمادہ ہو گئے ۔ لیکن جن فسادیوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا تھا ۔ انہوں نے ایسی چالیں چلیں کہ آپس میں صفائی نہ ہو سکی ۔

حضرت علی کو جب معلوم ہوا ۔ کہ اِدھر مکہ میں مروان بن حکم نے فساد پھیلا رکھا ہے ۔ اِدھر عراق میں لوگ اُن کی مخالفت پر آمادہ ہیں ۔ تو مدینہ سے نکلنے کا ارادہ کیا بعض صحابہ نے روکا ۔ اور کہا ۔ کہ آپ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کا مدینہ کو چھوڑ کے جانا کسی طرح مناسب نہیں
اُنھوں نے جواب دیا ۔ عراق پر مخالفوں کا
قبضہ ہو گیا ۔ تو بڑی مشکل پیش آئے گی ۔ چنانچہ
مدینہ سے چلے ۔ ابھی راستے ہی میں تھے ۔
اتنے میں خبر آئی ۔ کہ طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ پہنچ
گئے ۔ حضرت علی نے اپنے صاحبزادے امام
حسنؓ کو کوفہ بھیجا ۔ وہاں کے لوگ اُن کی
حمایت پر آمادہ ہو گئے ۔ اور ساڑھے نو ہزار
سپاہیوں کی ایک جماعت اُن سے آ ملی ۔
بصرہ کے پاس پہنچ کے حضرت علی نے
پھر صلح کی کوشش کی ۔ دونوں طرف کے
لوگ صلح پر آمادہ تھے اور اُمید تھی ۔ کہ
لڑائی جھگڑائی کی نوبت نہیں آئے گی ۔ لیکن
دونوں فوجوں میں کچھ ایسے بھی لوگ موجود
تھے ۔ جنہیں اپنا فائدہ اسی میں نظر آتا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہ صلح نہ ہونے پائے - اُنھوں نے رات ہی کو جنگ چھیڑ دی -

دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں - تو حضرت علی نے گھوڑا بڑھایا - اور حضرت زبیر کا نام لے کے پکارا - دیکھنے والے یہ سمجھے ، کہ دونوں لڑائی کے ارادے سے نکلے ہیں - ابھی تلواریں میانوں سے نکل آئیں گی - لیکن وہاں معاملہ ہی اور تھا - آنکھیں چار ہوتے ہی دلوں میں محبت نے جوش مارا - حضرت علی نے کچھ پرانی باتیں یاد دلائیں - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ذکر کیا - حضرت زبیر پر اُن کی باتوں کا بڑا اثر ہوا - کہنے لگے - مجھ سے بڑی غلطی ہوئی - کہ آپ سے لڑنے کا ارادہ کیا - آپ حق پر ہیں ، پھر گھوڑا پھیرا - اور بصرہ کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

راہ لی - حضرت طلحہ نے انہیں میدان سے ہٹتے دیکھا - تو انہوں نے بھی لڑائی سے ہاتھ اٹھانے کا ارادہ کیا - مروان بن حکم بھی اس موقع پر موجود تھا - اسے معلوم ہوا - کہ حضرت طلحہ بھی جا رہے ہیں - تو تاک کے ایک تیر مارا - جو ان کے گھٹنے میں لگا - اور تھوڑی دیر میں ان کا کام تمام ہو گیا - حضرت زبیر کو ایک شخص نے راستے میں شہید کر ڈالا - حضرت علی کو خبر ملی تو بے حد افسوس ہوا - اب میدان میں صرف حضرت عائشہ رہ گئی تھیں - وہ اونٹ پر سوار تھیں - اور بصرہ اور کوفہ کے بڑے بڑے بہادر اونٹ کو گھیرے ہوئے تھے - یہ لوگ بڑی بے جگری سے لڑے - آخر ایک شخص نے حضرت عائشہ کے اونٹ کے پاؤں پر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تلوار ماری - اونٹ بیٹھ گیا - اونٹ کے بیٹھتے ہی لڑائی کا فیصلہ ہو گیا - حضرت عائشہ کے بھائی محمد ابن ابی بکر حضرت علی کی طرف سے لڑ رہے تھے - انہوں نے بڑھ کے حضرت عائشہ کو اونٹ سے اتارا - پھر حضرت علی خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتے - عربی میں اونٹ کو جمل کہتے ہیں - اس لئے یہ لڑائی جنگِ جمل کہلاتی ہے - حضرت علی نے اس موقع پر حکم دے دیا تھا - کہ لوٹ مار بالکل نہ کی جائے - جو لوگ لڑائی سے بھاگ نکلے ہیں - ان کا پیچھا بھی کوئی نہ کرے -

जमल

حضرت علی نے حضرت عائشہ کو بصرہ میں لا کے اتارا اور چند دن وہاں رکھنے کے بعد انہیں مدینہ بھیج دیا - حضرت علی کتنی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میل تک خود اُن کے ساتھ گئے اُن کے
دونوں صاحبزادے حضرت امام حسن اور امام حسین
ایک منزل اُن کے ساتھ رہے۔ رخصت ہوتے
سب کی عجیب کیفیت تھی۔ حضرت عائشہ نے
فرمایا۔ یہ لڑائی غلط فہمی کا نتیجہ تھی۔ علی
سے میرا کوئی جھگڑا نہیں۔ حضرت علی نے
جواب دیا آپ سچ کہتی ہیں۔ آپ ہم سب
کی ماں ہیں۔ اور آپ کی عزت کرنا ہم پر
واجب ہے۔

بصرہ میں چند روز رہنے کے بعد حضرت
علی نے کوفہ کا رُخ کیا لوگوں نے ایک
محل میں جہاں کوفہ کا حاکم رہا کرتا تھا۔
اُنہیں اتارنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علی کو
عالی شان محل اور عیش و عشرت کے سامان
ہمیشہ سے ناپسند تھے۔ اس لئے محل میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہیں اُترے ایک میدان میں آتر پڑے اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز ادا کی۔ جمعہ کا دن آیا تو ایسا پُر اثر خطبہ دیا۔ جس کی تاثیر سے لوگوں کے دِل پگھل گئے۔ اب تک مدینہ خلافت کا مرکز چلا آتا تھا لیکن حضرت علی نے کوفہ کو اپنا صدر مقام بنایا۔

اب حضرت علی کے سب سے بڑے مخالف امیر معاویہ تھے۔ وہ بیس بائیس برس سے شام کے حاکم چلے آتے تھے۔ خود مختاری کی آرزو اُن کے دِل میں موج مار رہی تھی اُن کے پاس بہت بڑا لشکر تھا۔ روپے پیسے کی بھی کمی نہیں تھی۔ چنانچہ حضرت علی نے انہیں بیعت کے لئے لکھا۔ تو اُنہوں نے جواب دیا۔ آپ عثمان کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فائلوں کو ہمارے حوالے کر دیجئے - پھر سارا شام آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا - پہلے کچھ مدت تک دونوں طرف سے قاصد آتے جاتے رہے - بیچ بیچ میں جھڑپیں بھی ہوتی رہیں، آخر جب حضرت علی نے دیکھا - کہ امیر معاویہ صلح پر آمادہ نہیں - تو دریائے فرات سے پار اُترے، امیر معاویہ نے بڑھ کے روکا اور صفین کے میدان میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں -

امیر معاویہؓ کی فوج پہلے صفین پہنچی تھی - اور اُس نے پہنچتے ہی دریا کے گھاٹ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا - یہ لوگ بڑی تیزی سے بڑھے اور جاتے ہی مخالفوں کو ہٹا کے گھاٹ پر قبضہ کر لیا، لیکن حضرت علی کو یہ ناپسند تھا کہ صرف اُن کی فوج دریا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے پانی سے فائدہ اُٹھانے - اور امیر معاویہ
کے لشکری پیاسے رہیں - حکم دے دیا - کہ
جو چاہے دریا سے پانی بھرے، ہماری طرف
سے کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی - صفین کے
میدان میں تین مہینے تک فوجیں آمنے سامنے
پڑی رہیں - دونوں طرف کے لوگ آپس میں
ملتے جلتے اور ایک دستر خوان پر بیٹھ کے کھانا
کھاتے تھے، آپس میں بخشیں بھی ہوتی تھیں لیکن
اس کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ اس کوشش میں
مصروف تھے - کہ کسی طرح آپس میں صلح صفائی
ہو جائے - دونوں طرف سے بار بار لڑائی کی
تیاریاں ہوتی تھیں - لیکن کچھ لوگ بیچ میں
پڑ جاتے تھے اور لڑائی چھڑتے چھڑتے رک
جاتی تھی - تین مہینے کے بعد لڑائی شروع
ہوئی - لیکن رجب کا چاند نظر آیا - تو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دونوں فریقوں نے ہاتھ روک لیا۔

رجب سے محرم کے اخیر تک لڑائی پھر رُکی رہی، محرم کا مہینہ ختم ہوا۔ تو بڑے زور کے معرکے شروع ہوئے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی کی تلوار برابر میاں میں رہی تھی۔ لیکن اب اُنھوں نے تلوار نکالی۔ تو اب بھی اُس میں اگلی سی کاٹ تھی۔ ایک دفعہ حضرت علی نے بڑے زور کا حملہ کیا۔ وُہ فوج کے آگے تھے، لیکن جس طرف جُھکتے تھے صفوں کی صفیں اُلٹتے چلے جاتے تھے۔ اِس طرح صفوں کو توڑتے وہ اس جگہ جا پہنچے۔ جہاں امیر معاویہ لشکر کی کمان کر رہے تھے۔ اور للکار کے کہا۔ کہ معاویہ مسلمانوں کو کیوں لڑاتے ہو۔ آؤ ہم تم جھگڑے کا فیصلہ کر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لیں - لیکن معاویہ جانتے تھے - کہ حضرت علی کے سامنے جو آیا مارا گیا اس لیئے میدان میں نہ آئے -

کئی معرکوں کے بعد ایک روز بڑے زور کی جنگ ہوئی - دونوں فوجیں صبح سے شام اور شام سے دوسری صبح تک لڑتی رہیں ، اس لڑائی میں حضرت علی کی فوج کے ایک سردار مالک اشتر خوب لڑے - اور کچھ لوگ تلواریں مارتے امیر معاویہ تک جا پہنچے - اُنہوں نے پہلے بھاگنے کا ارادہ کیا - پھر پلٹ کھڑے ہوئے اور بڑے گھمسان کا رن پڑا - دُوسرے دن مالک اشتر زور دے کے شامی فوج کے داہنے بازو پر اور اُنہیں دباتے ہوئے آگے بڑھے - اس وقت صاف نظر آ رہا تھا - کہ امیر معاویہ کی فوج کے قدم اُکھڑے جا رہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہیں - اور کوئی دم میں لڑائی کا فیصلہ ہوا
چاہتا ہے - اتنے میں امیر معاویہ کی فوج
کے سپاہی نیزوں پر قرآن باندھے بڑھے - اور
پکار کے کہا - قرآن ہمارے تمہارے درمیان
ہے - حضرت علی کی فوج نے قرآن کو دیکھ
کے ہاتھ روک لیا - اور لڑائی بند ہو گئی

اب امیر معاویہ کا پیغام آیا - کہ میں
چاہتا ہوں - اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے
ایک پنچ میں مقرر کرتا ہوں - ایک تم
مقرر کرو - وہ دونوں قرآن کے مطابق فیصلہ
کر دیں - حضرت علی کی فوج میں عراق
کے لوگ کثرت سے تھے - انہوں نے یک زبان
ہو کے کہا - یہ طریقہ بہت اچھا ہے - غرض
یہ صلاح ٹھہری کہ اس جھگڑے کا فیصلہ
پنچوں پر چھوڑ دیا جائے - حضرت علی اپنی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

طرف سے عبداللہ بن عباس کو پنچ مقرر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کوفہ اور بصرہ کے حاکموں نے اصرار کرکے ابوموسیٰ اشعری کو پنچ بنایا۔ امیر معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص پنچ مقرر ہوئے۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ رمضان کے مہینے میں فیصلہ سنا دیا جائے۔

امیر معاویہ فوج لے کے دمشق چلے گئے جو شام کا صدر مقام تھا۔ حضرت علی نے کوفہ کا رخ کیا، لیکن ان کی فوج دو حصوں میں بٹ گئی۔ کچھ لوگ پنچ مقرر کرنے کے حامی تھے۔ اور کچھ کہتے تھے۔ کہ قرآن کو چھوڑ کے انسانوں کو پنچ بنانا گناہ ہے۔ ان دونوں گروہوں میں جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ اور بات بات پر تلواریں میان سے نکل آتی تھیں، حضرت علی بڑی مشکل سے انہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لے کے کوفہ پہنچے ۔ لیکن جو لوگ پنچوں کا فیصلہ کرانے کے خلاف تھے ۔ وہ حضرت علی کی فوج سے الگ ہو گئے ۔ یہ لوگ خارجی کے لقب سے مشہور ہوئے ۔

اب پنچوں کے فیصلہ کا حال سُنو ۔ عمرو بن العاص نے ابو موسیٰ اشعری کو سمجھا بجھا کے یہ فیصلہ کرنے پر رضامند کر لیا ۔ کہ حضرت علی اور امیر معاویہ میں سے کسی کو خلیفہ مقرر نہ کیا جائے ۔ مسلمان جسے چاہیں ، خلیفہ بنا لیں ۔ چنانچہ جب لوگ فیصلہ سُننے جمع ہوئے ، تو پہلے ابو موسیٰ نے کھڑے ہو کے کہا ۔ ہم دونوں کی رائے یہ ہے ۔ کہ حضرت علی اور امیر معاویہ کو چھوڑ کر مسلمان جسے چاہیں خلیفہ بنا لیں ۔ عمرو بن العاص کی باری آئی ۔ تو انہوں نے کہا ۔ ابو موسیٰ اشعری نے علی کو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خلافت سے الگ کر دیا ہے - میں اُن کی جگہ امیر معاویہ کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں - اس پر ہر طرف شور مچ گیا اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکا -

جو لوگ شروع سے پنچوں کے فیصلہ کے خلاف تھے - اُنہیں جب یہ معلوم ہوا - کہ کیا فیصلہ ہوا - اور کس طرح ہوا - تو وہ بھڑک اُٹھے - حضرت علی فوج لے کے شام کی طرف بڑھنا چاہتے تھے - کہ خارجیوں نے فساد اُٹھایا - نہروان کے مقام پر حضرت علی سے اُن کی لڑائی ہوئی اور ڈھائی ہزار خارجی مارے گئے امیر معاویہ نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کے مصر پر قبضہ کر لیا - مدینہ اور یمن پر بھی فوجیں بھیجیں - اور ہر طرف نیئے نیئے فتنے سر اُٹھانے لگے -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اصل میں حضرت علی چاہتے تھے۔ کہ حضرت عمر کا زمانہ لوٹ آئے۔ وہ کسی شخص کو شریعت کے خلاف کوئی کام کرتے دیکھتے تھے تو سختی سے روکتے تھے۔ کوئی عامل بیت المال سے ایک پائی بھی لے لیتا تھا۔ تو اُسے سخت سزا دیتے تھے۔ اور اس معاملہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ اپنے گھر کے لوگوں سے اُن کا یہی سلوک تھا۔ ایک مرتبہ اُن کی صاحبزادی اُمّ کلثوم نے بیت المال سے کچھ شہد اور گھی لے لیا۔ حضرت علی کو معلوم ہوا۔ تو بہت ناراض ہوئے۔ اور دام وصول کر کے بیت المال میں داخل کر دیئے ایک بار بیت المال میں کچھ لیموں آئے حضرت امام حسین نے اُن میں سے ایک نارنگی لے لی۔ حضرت علی نے نارنگی چھین لی۔ اور پھر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساری نارنگیاں اسی وقت تقسیم کر دیں جس شخص کا اپنے گھر کے لوگوں سے یہ سلوک ہو اس سے کسی دوسرے کو رو رعایت کی کیا امید ہو سکتی تھی - نتیجہ یہ ہوا - کہ بہت سے لوگ ان سے ناراض ہو کے امیر معاویہ کے پاس چلے گئے - اور تو اور عبداللہ بن عباس جو حضرت علی کے چچیرے بھائی تھے - ان سے الگ ہو کے مکہ چلے گئے -

امیر معاویہ بڑے ٹھاٹھ کی زندگی بسر کرتے تھے - اچھا کھاتے تھے - اچھا پہنتے تھے - محلوں میں رہتے تھے - اور جی کھول کے خرچ کرتے تھے - چنانچہ جو لوگ حضرت علی سے ٹوٹ کے ان سے جا ملے - ان کی بڑی خاطریں ہوئیں بڑے بڑے عہدے اور جاگیریں ملیں - لیکن حضرت علی کی یہ سختی صرف صوبوں کے حاکموں کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساتھ تھی ۔ عام لوگوں کے ساتھ اُن کا سلوک
بہت اچھا تھا ۔ بیت المال میں جو روپیہ آتا
تھا ۔ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم ہو جاتا تھا ۔
ذمیوں یعنی دُوسرے مذہب کے لوگوں سے بھی
اُن کا سلوک بہت اچھا تھا ۔ جس ذمی میں
جزیہ ادا کرنے کی سکت نہیں ہوتی تھی ۔ اُس
سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا ۔ عیسائیوں اور آتش
پرستوں کے مذہبی پیشواؤں کو بھی جزیہ معاف
تھا ۔ ایران اور ارمنیا میں کئی بار بغاوتیں ہوئیں
حضرت علی نے ان بغاوتوں کو بڑی سختی سے دبا
دیا ۔ لیکن وہاں کے لوگوں کے ساتھ ایسا اچھا
سلوک کیا ۔ جسے وہ مدّتوں یاد کرتے رہے ۔
غرض صوبوں کے حاکموں کے ساتھ وہ جتنی
کڑی کرتے تھے ۔ عام لوگوں سے اُتنی ہی نرمی برتتے
تھے ۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ بہت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے بڑے بڑے سردار اُنہیں چھوڑ کے چلے گئے
اور اُن کے ساتھ وہی لوگ رہ گئے - جو اُنہیں
حق پر سمجھتے تھے - اور اُن کی خاطر مصیبتیں
اُٹھانے اور سختیاں جھیلنے پر تیّار تھے ۞

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شہادت

نہروان کی لڑائی کے بعد حضرت علی کا ارادہ تھا ۔ کہ شام پر حملہ کیا جائے ۔ ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں اُنھوں نے ایسی باتیں کہیں کہ لوگوں کے دل ہل گئے ۔ اور ہر طرف سے آوازیں آئیں کہ "امیرالمومنین! ہم لڑنے پر تیار ہیں" چنانچہ لڑائی کی تیاریاں بڑے زور سے شروع ہوئیں ۔ کچھ فوج کوفہ سے اکٹھی کی گئی ۔ دوسرے علاقوں میں فوج جمع کرنے کے لیئے آدمی بھیجے گئے ۔

ادھر تو یہ تیاریاں ہو رہی تھیں ۔ اُدھر خارجی جو نہروان کی لڑائی میں شکست کھا چکے تھے ۔ اسی فکر میں تھے ۔ کہ مسلمانوں میں جو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خانہ جنگی ہو رہی ہے ۔ اِس سے کیوں کر نجات ملے ؟ حج کے موقع پر بہت سے خارجی مکہ معظمہ میں جمع ہوئے ، اور بڑی بحثوں کے بعد یہ طے پایا ۔ کہ جب تک تین شخص یعنی حضرت علی ۔ امیر معاویہ اور عمرو بن العاص دنیا میں موجود ہیں ، مسلمانوں میں یونہی تلوار چلتی رہے گی چنانچہ خارجیوں میں سے تین آدمیوں نے ان تینوں کے قتل کا بیڑا اُٹھایا ، اُن میں سے جس شخص نے حضرت علی کے قتل کا ذمہ لیا تھا ۔ اُس کا نام عبدالرحمٰن ابن ملجم تھا ۔ وہ کوفہ پہنچا ۔ تو ایک خارجی عورت سے اُس کی ملاقات ہوئی ۔ یہ عورت بہت خوب صورت تھی ۔ اور اُس کا خاوند اور بھائی نہروان کی لڑائی میں مارے گئے تھے ۔ اُس نے ابن ملجم سے کہا ۔ تم اگر حضرت علی کو قتل کر ڈالو ۔ تو میں تم سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شادی کر لوں گی - اس کی باتوں نے ابن بلجم کو
اپنے ارادہ میں زیادہ مضبوط کر دیا - چنانچہ اس
نے ایک ہزار درہم میں ایک تلوار خریدی اسے
زہر میں بجھایا - اور حضرت علی صبح سویرے اٹھ
کے مسجد میں نماز پڑھنے آتے - تو شبیر
اور ابن بلجم نے جو گھات لگائے بیٹھے تھے -
حملہ کیا - شبیر کا وار خالی گیا - لیکن ابن
بلجم کی تلوار کا وار سر پر پڑا - زخم تو
زیادہ معلوم نہیں ہوتا تھا - لیکن تلوار زہر
میں بجھی ہوئی تھی - زہر بڑی تیزی سے جسم
میں سرایت کر گیا - شبیر تو وار کر کے بھاگ
کھڑا ہوتا تھا - اور بچ کے صاف نکل گیا
تھا - ابن بلجم نے بھی بھاگنا چاہا - لیکن
پکڑا گیا - حضرت علی نے اپنے صاحبزادوں امام
حسن اور امام حسین کو بلایا ــــ انہیں نصیحتیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہیں - اپنے قاتل کے متعلق کہا - اسے کھانا کھلاؤ
پانی پلاؤ - اور اچھی طرح رکھو - اگر میں مر گیا،
تو اسے قتل کر ڈالنا - کیونکہ شریعت کا حکم
یہی ہے - لیکن اسے ایذا نہ دینا - عرب کے
پرانے قاعدے کے مطابق اس کے کان اور ناک
وغیرہ نہ کاٹنا اسلام نے ان باتوں کی ممانعت
کر دی ہے - اور اگر میں بچ گیا - تو یہ
میری مرضی ہے - کہ چاہے اس سے اپنا بدلہ
لوں، چاہے اسے بخش دوں لوگوں نے پوچھا -
ہم آپ کے بعد امام حسن کو خلیفہ بنائیں -
جواب دیا - میں نہ تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں -
نہ اس سے روکتا ہوں - یہ تمہارا اپنا معاملہ
ہے - جس طرح چاہو - اسے طے کر لو -

حضرت علی پونے پانچ برس خلافت کر کے
رمضان سنہ ۴۰ھ کی سترھویں تاریخ کو شہید ہوئے -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

موت کے وقت اُن کی عمر ۶۳ برس تھی -
ابن ملجم نے صبح کے وقت اُن پر وار کیا -
اور وہ رات تک زندہ رہے - حضرت امام
حسن نے جنازہ کی نماز پڑھائی - اور کوفہ کے
ایک قبرستان میں دفن کر دیا - باقی دو خارجی
جو امیر معاویہ اور عمرو بن العاص کو قتل
کرنے کے ارادہ سے نکلے تھے - ناکام ہوئے - امیر
معاویہ کے اوچھا سا زخم آیا - جو چند دنوں میں
اچھا ہو گیا - اور عمرو بن العاص کے دھوکے
میں ایک اور شخص مارا گیا -

حضرت علی نے حضرت فاطمہ کی زندگی میں
دوسری شادی نہیں کی - اُن کی وفات کے بعد
کئی شادیاں کیں جن سے سترہ صاحبزادیاں اور
چودہ صاحبزادے ہوئے - اُن میں حسن، حسین
محمد بن حنیفہ اور عباس مشہور ہیں -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حضرت علی کی خلافت کا زمانہ

حضرت علی چار سال نو مہینے خلیفہ رہے ۔ اگرچہ زمانہ شورشوں اور آپس کے لڑائی جھگڑوں میں گزر گیا ۔ پھر بھی اُن کی حکومت بڑے عدل و انصاف کی حکومت تھی ۔ صوبوں کے حاکم اور بڑے بڑے عہدہ دار تو اُن سے خوش نہیں تھے کیونکہ وہ اُن پر بڑی سختی کرتے تھے ۔ اور انہیں بیت المال سے ایک پائی بھی نہیں لینے دیتے تھے ۔ ہاں عام لوگ اُن سے بہت خوش تھے ۔ بیت المال میں جو کچھ آتا تھا ۔ وہ اُسے محتاجوں اور غریبوں میں بانٹ دیتے تھے ۔ اپنے رشتہ داروں کو اُن کے حصّہ سے زیادہ کچھ نہیں دیتے تھے ۔ سارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مال لوگوں میں تقسیم ہو چکتا تھا - تو وہ بہت خوش ہوتے تھے - بیت المال میں جھاڑو دلواتے - پانی چھڑکواتے - پھر نماز پڑھتے اور خدا کا شکر ادا کرتے - کہ یہ بوجھ سر سے اُترا -

خلافت کے زمانے میں بھی اُن کا یہ حال تھا - کہ موٹا سا تہ بند باندھے ہوئے ہیں اُس پر ایک موٹی سی رسّی لپیٹی ہے - یا دو موٹی موٹی چادریں ہیں - ایک اوڑھ لی ہے - دُوسری کا تہ بند بنا لیا ہے - اس حالت میں درہ لئے کوفہ کے بازاروں میں یہ دیکھتے پھر رہے ہیں کہ کہیں دکان دار ناپ تول میں بددیانتی تو نہیں کرتے - ایک دن بازار میں کھڑے تھے - دیکھا - ایک لونڈی رو رہی ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پوچھا - تم کیوں رو رہی ہو - وہ کہنے لگی میرے آقا نے ایک درہم کی کھجوریں منگوائی تھیں - وہ اُسے پسند نہیں آئیں - اس لئے پھیر دیں - اب دکان دار واپس نہیں لیتا - حضرت علی نے دوکاندار سے کہا - بھائی کھجور بیچنے والے کھجوریں لے لے اور درہم واپس کر دے - اس نے آپ کو دھکا دیا - یہ دیکھ کے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کیا تو نہیں جانتا - یہ امیرالمومنین ہیں - دکاندار نے یہ سُن کے کھجوریں لے لیں اور درہم واپس کر دیا پھر حضرت علی سے کہنے لگا - میں چاہتا ہوں - آپ مجھ سے خوش ہو جائیں - اُنہوں نے فرمایا مجھے صرف یہی چیز خوش کر سکتی ہے - کہ تو لوگوں کو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُن کا پُورا حق دے دیا کرے۔
اُن کے کپڑوں میں کئی کئی پیوند ہوتے تھے۔ کپڑا پھٹ جاتا تھا۔ تو خود اُسے سی لیتے تھے۔ جُوتی پھٹ جاتی۔ تو اُس کی مرمت بھی خود ہی کرتے تھے۔ جاڑے کے زمانے میں بھی اُن کا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک ہی چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اور سردی سے سارا جسم کانپ رہا ہے۔ ایک دفعہ کپڑا خریدنے نکلے۔ آپ کا غلام قنبر ساتھ تھا۔ دو موٹی موٹی چادریں خریدیں۔ پھر قنبر سے کہنے لگے۔ ان میں جو تجھے پسند ہے لے لے۔ ایک اُس نے لے لی۔ دوسری حضرت علی نے اوڑھ لی۔ لوگ دیکھتے تھے۔ اور تعجب کرتے تھے۔ کہ معمولی معمولی لوگ بھی خلیفہ سے اچھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کھاتے ہیں - اور اچھا پہنتے ہیں -

حضرت علی کو اتنی مہلت ہی نہیں ملی - کہ ملک فتح کرتے - پھر بھی سیستان اور کابل کے علاقے میں مسلمانوں نے پیش قدمی کی - بمبئی کے ساحل پر کوکن کا علاقہ ہے جو ان دنوں سندھ میں شامل تھا - اس پر بھی مسلمانوں نے حملہ کیا -

انہوں نے امیر معاویہ سے لڑائی کے زمانے میں جو فوجی انتظام کیا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے طور طریقوں کو خوب سمجھتے تھے - مثلاً عراق اور شام کی سرحد پر انہوں نے فوجی چوکیاں قائم کیں - دریائے فرات پر پل باندھا - ایران میں شورش ہوئی تو وہاں کئی مضبوط قلعے بنوائے - حضرت عمر نے اپنے زمانے میں جو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تنخواہیں مقرر کی تھیں - ان میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا تھا - کہ جو لوگ بدر کی جنگ میں شریک تھے - انہیں سب سے زیادہ تنخواہ ملے - جو بعد میں اسلام لائے انہیں اُن سے کم لیکن حضرت علی نے یہ فرق مٹا دیا - اور سب کو یکساں تنخواہ ملنے لگی -

حضرت علی بچپن سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے - اُن سے قرآن پڑھا - دین کے نکتے سیکھے آنحضرت صلعم کی زندگی میں اُن کی تلوار نے بڑی بڑی گتھیاں سلجھائیں اور حنین کی لڑائیوں میں جہاں بڑے بڑے بہادروں کے قدم اُکھڑ گئے - وہ چٹان کی طرح پاؤں جمائے کھڑے رہے - وہ جیسے بہادر تھے ویسے ہی عالم بھی تھے -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بڑی بڑی اُلجھی ہوئی گتھیوں کو اس آسانی سے سُلجھا دیتے تھے۔ کہ لوگ حیران رہ جاتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی خلافت کے زمانے میں بہت سے اُلجھے ہوئے مقدموں کے فیصلے کئے ہیں۔ جنہیں ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو اچھی خاصی کتاب ہو جائے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں بھی اکثر باتوں میں اُن کے مشوروں پر عمل کیا جاتا تھا۔ اور اُن کی رائے کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ اس لئے اگر انہیں اپنی خلافت کے زمانہ میں اطمینان نصیب ہوتا تو ضرور مسلمانوں کی حالت سُدھر جاتی۔ اور حضرت عثمان کے زمانے میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ دُور ہو جاتیں۔ لیکن آپس کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے اُنہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اتنی مہلت ہی نہ ملی - اور جب انہوں نے لوگوں کی حالت سدھارنے کی کوشش کی صوبوں کے حاکم اُلٹے اُن سے ناراض ہو گئے -

لوگوں کی حالت دیکھ کے حضرت علی کو سخت افسوس ہوتا تھا - اکثر راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے رویا کرتے تھے - جب انہیں معلوم ہوتا تھا - کہ فلاں علاقہ کے حاکم نے کسی شخص سے بے انصافی کی ہے - تو اُن کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے تھے - انہیں شان و شوکت کی زندگی سے سخت نفرت تھی - اور وہ چاہتے تھے - کہ دوسرے لوگ بھی اُن کی طرح سیدھی سادی زندگی بسر کریں - مال و دولت کی طمع دلوں سے نکل جائے - لیکن جن لوگوں کو عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کی چاٹ پڑ گئی تھی - وہ کب اُن کی بات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سُنتے تھے۔

لڑائی میں اُن کا طریقہ یہ تھا۔ کہ نہتے پر وار نہیں کرتے تھے۔ دُشمن بد حواس ہو جاتا۔ یا بھاگ کھڑا ہوتا۔ تو اُس کی جان بخش دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت علی کے مقابلہ پر آیا۔ حضرت علی نے ایسا وار کیا۔ کہ وہ زمین پر گر پڑا۔ اور بد حواسی میں اُس کا تہ بند کُھل گیا۔ حضرت علی نے مُنہ پھیر لیا۔ اور اس طرح اُس کی جان بچ گئی۔ ایک اور موقع پر وہ اپنے دشمن کو گرا کے اُس کے سینے پر چڑھ بیٹھے۔ اِس حالت میں اُس نے حضرت علی کے مُنہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اُس کے سینے سے اُٹھ بیٹھے۔ اور اس کی جان بخش دی۔ کِسی نے پُوچھا۔ آپ نے یہ کیا کیا۔ کہنے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لگے - میں تو اس سے اللہ کے لئے لڑ رہا تھا
اس کی اس حرکت کے بعد اگر میں اسے
قتل کر ڈالتا - تو اس کے معنی یہ ہوتے
کہ میں نے اس سے بدلہ لیا ہے -

شروع شروع میں حضرت علی کی حکومت
بڑے وسیع علاقے پر تھی - اور امیر معاویہ
کے قبضہ میں صرف شام اور فلسطین کے
علاقے تھے - لیکن امیر معاویہ نے آہستہ آہستہ
بہت بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا - اور
حضرت علی کے قبضے میں تھوڑا سا علاقہ
رہ گیا - لیکن اس علاقے کی رعایا سے بہت
اچھا سلوک کیا جاتا تھا - خاص طور پر
ایرانی تو حضرت علی کی انصاف پسندی سے
بہت خوش تھے - اور اکثر کہا کرتے تھے
کہ نوشیرواں کا زمانہ پھر پلٹ آیا ہے -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس زمانے میں عربی زبان کے قاعدے اور اصول بنے ابوالاسود ڈیلی ایک شخص تھا۔ حضرت علی نے اسے گرئیر کے موٹے موٹے قاعدے بتا دیئے تھے۔ انہیں پر اس نے عربی زبان کی

گرامر کی بنیاد رکھی۔ صوفیوں کے بہت سے سلسلے بھی حضرت علی ہی سے چلے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ حسن بصری نے جن تک صوفیوں کے کئی خانوادوں تک سلسلہ جا پہنچتا ہے۔ حضرت علی ہی سے فیض پایا تھا۔

हसन बसरी

حضرت علی اپنی خلافت کے زمانے میں زیادہ تر کوفہ میں رہے تھے۔ جو عراق کا مشہور شہر ہے۔ اس لئے ان کی وجہ سے فقہ کے بہت سے مسئلے عراق میں پھیل گئے۔ جو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آگے چل کے فقہ حنفی کی بُنیاد بنے۔ حدیث میں سے بہت سے بزرگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ نماز اور دعاؤں کے بارے میں بہت سی حدیثیں حضرت علی ہی سے روایت کی گئی ہیں۔

خلافت راشدہ کا زمانہ جس کی مدت تیس سال ہے۔ اور جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے بعد سب سے اچھا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ حضرت علی ہی پر ختم ہو گیا۔ آپ کے بعد جو لوگ حاکم ہوئے۔ اگرچہ وہ بھی خلیفہ ہی کہلاتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت علی کے بعد خلافت نہ رہی۔ بلکہ خلافت کے پردہ میں بادشاہت قائم ہو گئی۔

کلیم پریس کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE